باب ۵ : اتمام حجت کون کرے گا؟

بعض لوگوں نے موقف اختیار کیا کہ وہ حق واضح کر کے اتمام حجت کر رہے ہیں – راقم کہتا ہے اتمام حجت قرآن سے ہو چکا ہے، قرآن کی دنیا میں موجودگی کی وجہ سے اتمام حجت مسلسل ہو رہا ہے - جس نے قرآن سے دلیل لی تو قرآن حجت ہے لیکن کسی فرد کا یہ دعوی کہ وہ اتمام حجت کر رہا ہے درست موقف نہیں ہے

اتمام حجت لغوی طور پر ہے دلیل مکمل ہونا ہے – اصطلاحا اس کا ذکر انبیاء و رسل کے حوالے سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی قوموں پر اتمام حجت کر دیا اور اس کے بعد ان کی قوم یا تو ایمان لائی یا فنا ہو گئی - یہ اللہ کی سنت ہے جس میں تبدیلی نہیں ہے اس کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے کہ عذاب کا عمل اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انبیاء اپنی قوموں کے بیچ ہوتے ہیں اور اس میں آسمانی عذاب یا زمینی جنگ سب ہو سکتا ہے -

سورہ فاطر میں ہے

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَيَكُونُنَّ أَهْدَى مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا (42)
اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا (43) أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا

اب اس سے منسلک بعض اور مباحث بھی ہیں- ورہ الاسراء میں ہے

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا

اور ہم عذاب نہیں کرتے یہاں تک نہ رسول نہ بھیج دیں

اول: بعض انبیاء کی قوموں کو معدوم کر دیا گیا کہ ان کی خبر تک نہیں کیونکہ وہ بیشتر کافر تھیں - وہ قومیں جو مکمل معدوم ہو گئیں وہ وہ تھیں جن میں ایمان والے صرف چند لوگ تھے مثلا قوم نوح یا قوم ثمود یا عاد مکمل تباہ ہو گئیں- ان پر عذاب شدید آیا جس نے ان کی نسل کاٹ دی- قرآن میں اس کو جڑ کاٹنا کہا گیا ہے – سورہ الانعام میں ہے

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پس ہم نے اس ظالموں کی قوم کی جڑ کاٹ دی اور تمام تعریف عالموں کے رب کی ہے

دوم: بعض انبیاء کی قوموں کو باقی بھی رکھا گیا مثلا بنی اسرائیل انبیاء کا قتل کرتے رہے لیکن باقی رہے کیونکہ ان میں ربانیین موجود تھے جو اللہ کی مغفرت طلب کرتے رہے- بنی اسرائیل کو باقی رکھا گیا کیونکہ یہ حامل کتاب اللہ قومیں تھیں ان میں تمام کافر نہ تھے مومن بھی تھے- بنی اسرائیل معدوم نہ ہوئے لیکن اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکے - ان پر عذاب ان پر آیا جس میں ان کو غلام بنا لیا گیا

بعض لوگوں نے تطبیق کے لئے یہ رائے اختیار کی کہ نبی اور رسول میں فرق ہے – لیکن راقم اس رائے سے متفق نہیں ہے

حجت کیا ہے؟

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ (82) وَتِلْكَ حُجَّتُنا آتَيْناها إِبْراهِيمَ عَلى قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجاتٍ مَنْ نَشاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک نہیں ملایا انہیں کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔

[سورة الأنعام (6) : آية ٨٢]

دعوت اس طرح دی جائے کہ صحیح و غلط عقائد کا فرق واضح ہو جائے اور مخالف کا عقیدہ مشرکانہ ثابت ہو جائے تو یہ حجت ہے –مثلا ظلم یا شرک، مشرک قوموں نے کیا لیکن اس کو گناہ سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ نیکی سمجھتے ہوئے-اس میں انبیاء و رسل اور فرشتوں کا وسیلہ لینے والے مشرکین مکہ ہوں یا کواکب پرست ابراہیم علیہ السلام کی قوم ہو-ان سب پر اتمام حجت ہوا اور دلیل سے ثابت کیا گیا کہ یہ شرک کر رہے ہیں جو قوم مان بھی گئی اس کے بعد انہوں نے اس کو چھوڑا نہیں بلکہ توجیہ کی -آپ نے پڑھا ہو گا جب ابراہیم علیہ السلام نے تمام اصنام کو توڑ کر ایک صنم چھوڑ دیا اور قوم سے کہا اس سے کلام کرو تو اس وقت کا سورہ انبیاء میں اس طرح ذکر ہے

قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ (63) فَرَجَعُوا إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الظَّالِمُونَ

کہا یہ ان بتوں کے سب سے بڑے بت کا کام ہے ، اس سے پوچھو اگر یہ جواب دے ، پس وہ اپنے نفس کی طرف پلٹے اور (ایک دوسرے کو) کہنے لگے تم لوگ ظالم ہو

قوم مان گئی کہ وہ مشرک ہے- یہ اتمام حجت ہوا- یہ ابراھیم علیہ السلام نے کیا

یہی اتمام حجت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں پر کیا- مشرکین نے اقرار کیا (سورہ الزمر)

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ

ہم ان کی عبادت اس لئے کر رہے ہیں کہ قرب الہی حاصل ہو- یہ اتمام حجت ہوا- انبیاء نے مخالف کو مشرک ثابت کر دیا جس کا اقرار قوم نہیں کر رہی تھی

یہاں اصطلاحات کو سمجھنا ضروری ہے – انبیاء کو ان کو قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے – قوم میں سب کافر ہوتے ہیں پھر کچھ ایمان لاتے ہیں جو ایمان لاتے ہیں وہ قوم نہیں امت کہلاتے ہیں-اتمام حجت قوم پر ہوتا ہے امت پر نہیں-

امت سے مراد اہل قبلہ ہیں جن میں مسلمانوں کے تمام فرقے آتے ہیں لیکن ان میں بھی وقت کے ساتھ شرک کی تحلیل ہو جاتی ہے لہذا امت موسی میں آج یہودی ہیں اور امت عیسیٰ میں آج نصرانی ہیں اور امت محمد میں اس کے تمام فرقے ہیں - اتمام حجت انبیاء کر چکے اپنی اپنی قوموں پر اور قرآن کتاب اللہ سے انسانیت پر اب قیامت تک کے لئے اتمام حجت ہو چکا- حق ہم تک آگیا ہے لہذا اب ہم قرآن پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ صحیح عقیدہ کیا ہے- کیا کوئی غلط عقیدہ تو اختیار نہیں کر رکھا – یہ اتمام حجت نہیں اصلاح عقائد ہے

سورہ انبیاء میں ہے

قُلْ فَلِلّٰـهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَآءَ لَـهَدَاكُمْ اَجْـمَعِيْنَ (149)

کہہ دو پس اللہ کی حجت پوری ہو چکی، سو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کر دیتا۔

قرآن میں ربانی اہل کتاب کا ذکر ہے یہ انبیاء نہیں تھے - دور فترت میں جب کوئی نبی نہیں تھا یعنی عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیھما کے درمیان کا دور تھا - اس وقت لوگ توریت وانجیل اگرچہ تبدیل شدہ تھی لیکن غور سے پڑھنے کی وجہ سے وہ صحیح عقیدہ رکھتے تھے جان چکے تھے کہ دین حق کو کہاں تبدیل کر دیا گیا ہے

ایک روایت میں ہے کہ قرآن تیرے لئے حجت ہے
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَنَّ زَيْدًا، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ – أَوْ تَمْلَأُ – مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا»

ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ الحمدللہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ آسمانوں سے زمین تک کی وسعت کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر انسان دن کا آغاز کرتا ہے تو (کچھ اعمال کے عوض) اپنا سودا کرتا ہے، پھر یا تو خود آزاد کرنے والا ہوتا ہے خود کو تباہ کرنے والا۔

یہ روایت ضعیف ہے سند میں سلام بن إبي سلام : ممطور، الحبشي الشامي ہے جس کو مجھول کہا جاتا ہے اور اسکا سماع ابی مالک رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے - ممطور إبو سلام الحبشي روى عن حذيفة وإبي مالك الأشعري وذلك في صحيح مسلم و قال الدارقطني لم يسمع منهما دارقطنی کہتے ہیں اس کا سماع نہیں ہے

البتہ یہ متنا صحیح ہے انسانیت پر کتاب اللہ کی بنا پر حجت تمام ہو چکی جو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے

افسوس مسلک پرستوں نے قرآن کے خلاف موقف گھڑ لیا ہے کہ اتمام حجت افراد کا کام ہے - صرف آسمان سے کتاب اللہ نازل ہونے پر اتمام حجت نہیں ہوا ہے - ابن تیمیہ کا قول مبشر نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے -

”من كان مومنا بالله ورسوله مطلقا ولم يبلغه من العلم ما يبين له الصواب فانه لا يحكم بكفره حتى تقوم عليه الحجة التى من خالفها كفر إذ كثير من الناس يخطىء فيما يتأوله من القرآن ويجهل كثيرا مما يرد من معانى الكتاب والسنة والخطأ والنسيان مرفوعان عن هذه الأمة والكفر لا يكون إلا بعد البيان.“

[مجموع الفتاوى لابن تيميه : ١٢/ ٥٢٣ـ ٥٢٤]

”جو شخص مطلق طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے پاس وہ علم نہیں پہنچا جو اس کے لیے راہِ صواب کو کھول کر واضح کر دے، اس پر تب تک کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا جب تک اس پر وہ حجت قائم ہو جائے جس کی مخالفت کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ بہت سارے لوگ قرآن کی تاویل میں خطا کر جاتے ہیں اور کتاب وسنت کے بہت سارے معانی سے جاہل ہوتے ہیں اور خطا ونسیان دونوں اس امت سے اٹھا دیے گئے ہیں اور کفر کا حکم، بیان وتوضیح کے بعد ہی ہوتا ہے۔“

یعنی اگر کوئی شخص قرآن نہ پڑھے اور کفر کرتا رہے یا قبر پرستی کو تاویلات کر کے جائز قرار دے دے تو بھی وہ مشرک نہیں ہو گا-ابن تیمیہ کے قول کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کی تبین کے باوجود ایسا شخص مشرک نہیں ہو گا، وہ مشرک اس وقت ہو گا جب علماء اس کو مشرک کہیں - یہ بے سر و پا قول ہے کیونکہ کفر کا حکم آٹو میٹک لگتا ہے اور قرآن میں ہے کہ عمل حبط ہو جاتا ہے

أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لا تَشْعُرُونَ

تمہارا عمل حبط ہو جائے اور تم جانتے بھی نہ ہو

اتمام حجت علماء نہیں کرتے —اتمام حجت انبیاء کرتے ہیں اور انسانیت پر کر چکے لہٰذا جس کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہو اس کو تنبیہ کی جائے اور اگر یہ کوئی وفات شدہ عالم ہے تو اس کو طاغوت قرار دے کر، نہ سمجھوں کے لئے تبین و وضاحت کی جائے گی-

مبشر احمد ربانی لکھتے ہیں

> مسئلہ تکفیر اور اسکے اصول و ضوابط — 200
>
> اس مفہوم کی بے شمار آیات ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پوچھے گا کہ کیا تمھارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے؟ جس کا وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارسالِ رسل اور انزالِ کتب کے بغیر وہ کسی کو عذاب نہ دے گا۔ تاہم اگر قوم یا کسی فرد تک اس کا پیغام نہیں پہنچا تو قیامت والے دن کسی کے ساتھ ظلم نہ ہوگا، اسی طرح بہرا، پاگل، فاتر العقل اور زمانہ فترت یعنی دونبیوں کے درمیانی زمانہ میں فوت ہونے والوں کا مسئلہ ہے۔ ان کی بابت بعض روایات میں آتا ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف فرشتے بھیجے گا اور وہ انھیں کہیں گے کہ جہنم میں داخل ہو جاؤ اگر وہ اللہ کے حکم کو مان کر جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو جہنم ان کے لیے گل وگلزار بن جائے گی بصورت دیگر انھیں گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو: سورۃ ملک (۹،۸)، الزمر (۷۱)، فاطر (۳۷)۔

راقم کہتا ہے یہ اقتباس تکفیر کے حوالے سے لکھنا بے کار ہے کیونکہ اصل بحث اہل قبلہ کی تکفیر پر ہے جن پر اتمام حجت بعثت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہو چکی ہے۔ ہم جس قوم کی بات کر رہے ہیں وہ کلمہ گو ہے لیکن قبر پرست، پیر پرست، عرض عمل کا عقیدہ رکھتی ہے۔ ان علماء کی غلطی یہ ہے کہ یہ اتمام حجت کو علماء کا کام سمجھ رہے ہیں جبکہ اتمام حجت تو الوحی کے نزول اور اس کی حفاظت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے ہو چکا۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ جس کو علم نہ ہوا یا جس کو خبر نہ پہنچی اس پر کوئی مواخذہ نہ ہو گا تو یہ قرآن میں موجود نہیں ہے۔ راقم کہتا ہے اللہ کا رسول آ چکا ہے اس کا نام محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس نبی و رسول نے حجت تمام کر دی ہے

کہنے والے نے کہا اگر اتمام حجت قرآن سے ہو چکا ہے تو عذاب کیوں نہیں آتا؟ للہ تعالی کا فرمان ھے۔

سورۃ بنی اسراءیل 15 : **17**

مَنِ اہۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡہَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا

۱۵

جو راہ راست حاصل کرلے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لئے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے ، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں ۔

اور فرمایا

سورۃالنساء 165 : 4

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ١٦٥

ہم نے انہیں رسول بنایا ہے خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر رہ نہ جائے اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بڑا باحکمت ہے ۔

اور فرمایا

سورۃالقصص 59 : 28

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ٥٩

تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں

راقم کہتا ہے اس کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اتمام حجت ہم یا آپ یا علماء نہیں کرتے ۔ اتمام حجت کی جو آیات یہاں ذکر کی گئی ہیں وہ انبیاء کا فریضہ ہے ان کو بالکل حق کی تائید الوحی سے حاصل ہوتی ہے لہذا ان کی اقوام پر ان انبیاء کی زندگی میں اتمام حجت کیا گیا

بعد والے جو انبیاء کے متبع ہیں ان میں اتمام حجت اگرچہ لکھ دیا جاتا ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں۔ قرآن میں اللہ کی سنت کا چار مرتبہ ذکر ہے کہ اس میں تبدیلی نہیں کی جاتی اور یہ خاص اسی اتمام حجت سے متعلق ہیں کہ جب اتمام حجت ہو جاتا ہے اور قوم ایمان نہیں لائی ہوتی تو اس کو نیست و نابود کر دیا جاتا ہے یہ اللہ کی سنت ہے جس میں تبدیلی نہیں ہے سوائے قوم یونس کے معاملے کے

یہاں ان آیات کا مدعا مشرکین عرب سے متعلق ہے کہ اگرانہوں نے رسول اللہ کا انکار کیا تو ان پر سنت اللہ لگ جائے گی کہ ان کو معدوم کر دیا جائے گا۔اتمام حجت کے بعد مشرکین مکہ ایمان لے آئے ، عذاب سے بچ گئے